مدتِ تکمیل قرآن

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

تین دن اور اس سے زائد مدت میں قرآنِ کریم کی تلاوت مکمل کرنا مستحب اور افضل ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ دلائل ملاحظہ ہوں :

دلیل نمبر ① :

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ان کا نبی کریم ﷺ سے یوں مکالمہ ہوا:

«صُمْ مِّنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ»، قَالَ : إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ : فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ : «صُمْ يَوْمًا وَّأَفْطِرْ يَوْمًا»، وَقَالَ : «اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ»، فَقُلْتُ : إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، حَتّٰى قَالَ : «اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي ثَلَاثٍ» .

’’آپ ﷺ نے فرمایا: مہینے میں صرف تین دن کے روزے رکھا کرو۔ انہوں نے عرض کیا: مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے اور مسلسل یہی کہتے رہے، (کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے)، آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن کا روزہ چھوڑ دیا کرو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قرآنِ کریم کی تلاوت ایک مہینے میں مکمل کیا کرو۔ انہوں نے عرض کیا: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، (اور مسلسل یہی کہتے رہے)، یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین دن میں مکمل کرلیا کرو۔‘‘

(صحيح البخاري : 1978)

دلیل نمبر ② :

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ» .

''جس نے تین دنوں سے پہلے قرآن کی تلاوت مکمل کی، اس نے قرآن کو سمجھا نہیں۔''

(سنن أبي داوٗد : 1394، سنن الترمذي : 2949، سنن ابن ماجه : 1347، فضائل القرآن للنسائي : 92، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

''یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

دلیل نمبر ③ :

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا تھا کہ وہ چالیس (۴۰) دنوں میں قرآنِ کریم کی تکمیل کیا کریں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مہینے میں، پھر فرمایا: بیس (۲۰) دنوں میں، پھر فرمایا: پندرہ (۱۵) دنوں میں، پھر فرمایا: دس (۱۰) دنوں میں، پھر فرمایا: سات (۷) دنوں میں، اور سات (۷) دنوں پر آ کر رک گئے۔

(فضائل القرآن للنسائي : 94، مختصر قيام الليل للمروزي، ص : 66، وسندهٗ صحيحٌ)

دلیل نمبر ④ :

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں بات چیت ہوئی:

«اِقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ»، قُلْتُ : إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً، حَتّٰى قَالَ :

«فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ، وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ».

''آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مہینے میں قرآنِ مجید مکمل کیا کرو، میں نے عرض کیا: میں اس سے کم مدت میں تکمیل کی طاقت رکھتا ہوں، فرمایا:۔۔۔ پھر سات دنوں میں تکمیل کر لیا کرو، اس سے کم مدت میں مکمل نہ کرنا۔'' (صحیح البخاري: 5054، صحیح مسلم: 1159)

دلیل نمبر ⑤:

ام المومنین، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

«وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ».

''میں نہیں جانتی کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی ایک رات میں مکمل قرآنِ کریم پڑھا ہو۔'' (صحیح مسلم: 139/746)

دلیل نمبر ⑥:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَبْعٍ».

''ہر ہفتے قرآنِ کریم کی تلاوت مکمل کیا کرو۔''

(فضائل القرآن للفريابي: 131، وسندهٗ صحيحٌ)

دلیل نمبر ⑦:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«إِنَّ أَبَاهُ كَانَ يَخْتِمُ فِي رَمَضَانَ فِي ثَلَاثٍ، وَفِي غَيْرِ رَمَضَانَ

مِنَ الْجُمُعَةِ لِلْجُمُعَةِ».

''میرے والدِ محترم رمضان المبارک میں تین دنوں میں قرآنِ کریم کی تکمیل کیا کرتے تھے اور دوسرے دنوں میں ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک قرآن مکمل کیا کرتے تھے۔'' (فضائل القرآن للفريابي: 132، وسندهٗ صحيحٌ)

مذکورہ بالا مرفوع احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی ایک رات میں مکمل قرآن کریم نہیں پڑھا، نیز آپ ﷺ سات دن یا کم از کم تین دن میں تکمیل کی ہدایت فرماتے تھے، لہٰذا بہتر یہی ہے تین دن یا اس سے زائد مدت میں ہی قرآنِ کریم کی تکمیل کی جائے۔

تین دن سے کم مدت میں تکمیل اور اسلافِ امت :

البتہ ان تعلیماتِ نبوی سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تین دن سے پہلے تکمیل کرنا حرام ہے، کیونکہ اسلافِ امت کا فہم و عمل یہی بتاتا ہے۔اس کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

① سیدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ :

❁ خلیفۂ راشد، سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے وتر کی ایک رکعت میں پورا قرآنِ کریم پڑھنا ثابت ہے۔

(شرح معاني الآثار للطحاوي: 294/1، سنن الدارقطني: 34/2، ح: 1658، وسندهٗ حسنٌ)

② سیدنا ابن عبّاس رضی اللہ عنہما اور ابو جمرہ تابعي رحمہ اللہ :

❁ ابو جمرہ، نصر بن عمران بصری رحمہ اللہ، جو کہ ایک ثقہ تابعی امام ہیں، کہتے ہیں:

إِنِّي رَجُلٌ سَرِيعُ الْقِرَاءَةِ، وَرُبَّمَا قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَأَنْ أَقْرَأَ سُورَةً وَّاحِدَةً أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ مِثْلَ الَّذِي تَفْعَلُ، فَإِنْ كُنْتَ فَاعِلًا لَّا بُدَّ، فَاقْرَأْهُ

قِرَاءَةً تُسْمِعُ أُذُنَيْكَ وَيَعِيهِ قَلْبُكَ .

''میں تیز قراءت کرنے والا شخص ہوں اور کبھی تو ایک رات میں ایک یا دو مرتبہ قرآنِ مجید مکمل کر لیتا ہوں۔سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں ایک سورت کی تلاوت کرلوں،تو یہ مجھے آپ کے طرزِ عمل سے اچھا لگتا ہے۔ البتہ اگر آپ ضرور ہی ایسا کرنا چاہتے ہیں،تو تلاوت ایسے انداز میں کریں کہ آپ کے کان اسے سن رہے ہوں اور آپ کا دل اسے سمجھ رہا ہو۔''

(السنن الکبرٰی للبیھقي : 396/2، وسندہٗ حسنٌ)

③ امام سعید بن جبیر تابعي رحمہ اللہ :

❁ امام سعید بن جبیر تابعی رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

«إِنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ لَيْلَتَيْنِ» .

''آپ رحمہ اللہ دو راتوں میں قرآنِ پاک مکمل پڑھ لیا کرتے تھے۔''

(الطبقات الکبری لابن سعد : 270/2، سنن الدارمي : 3528، حلیة الأولیاء لأبي نعیم الأصبھاني : 273/4، وسندہٗ صحیحٌ)

④ امام قتادہ بن دعامہ تابعي رحمہ اللہ :

❁ سلام بن ابو مطیع رحمہ اللہ ،امام قتادہ بن دعامہ تابعی رحمہ اللہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

«إِنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً، فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ؛ خَتَمَ فِي كُلِّ ثَلَاثِ لَيَالٍ مَرَّةً، فَإِذَا جَاءَ الْعَشْرُ؛ خَتَمَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مَرَّةً» .

''آپ رحمہ اللہ سات راتوں میں ایک مرتبہ قرآنِ مجید مکمل کیا کرتے تھے۔البتہ جب ماہِ رمضان المبارک آتا،تو تین راتوں میں ایک مرتبہ قرآن کریم کی

تکمیل کرتے اور جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہو جاتا،تو ہر رات میں ایک مرتبہ تکمیل کرتے تھے۔''

(حلية الأولياء وطبقات الأصفياء لأبي نعيم الأصبهاني : 339/2، وسندهٗ صحيحٌ)

⑤ علقمه بن قيس تابعي رحمہ اللہ :

❀ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ،علقمہ بن قیس نخعی تابعی رحمہ اللہ کے بارے میں کہتے ہیں:

إِنَّ عَلْقَمَةَ كَانَ يَقْرَأُ فِي خَمْسٍ، قَالَ : وَقَرَأَهٗ فِي مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ .

''علقمہ رحمہ اللہ پانچ دنوں میں قرآنِ کریم پڑھا کرتے تھے،البتہ مکہ مکرمہ میں انہوں نے ایک رات میں قرآنِ کریم کی قراءت کی۔''

(فضائل القرآن للفريابي : 139، وسندهٗ صحيحٌ، فضائل القرآن لأبي عبيد، ص : 182، الثقات لابن حبّان : 208/5، وسندهٗ صحيحٌ)

⑥ اسود بن يزيد تابعي رحمہ اللہ :

❀ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ،اسود بن یزید تابعی رحمہ اللہ کے بارے میں کہتے ہیں:

كَانَ الْأَسْوَدُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي لَيْلَتَيْنِ، وَيَخْتِمُهٗ فِي سِوٰى رَمَضَانَ فِي سِتٍّ .

''اسود بن یزید رحمہ اللہ رمضان المبارک میں دو راتوں میں مکمل قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے،جبکہ عام حالات میں چھ دنوں میں قرآن کی تکمیل کیا کرتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 500/2، الثقات لابن حبّان : 31/4، الطبقات الكبرٰى لابن سعد : 136/6، وسندهٗ صحيحٌ)

⑦ امام علي ازدي تابعي رحمہ اللہ :

❁ امام مجاہد بن جبر تابعی رحمہ اللہ، علی ازدی تابعی رحمہ اللہ کے بارے میں کہتے ہیں:

كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ كُلَّ لَيْلَةٍ .

''آپ رحمہ اللہ رمضان المبارک میں ہر رات مکمل قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 500/2، الثقات لابن حبّان : 164/5، 165، وسندهٗ حسنٌ)

⑧ سعد بن ابراهيم تابعي رحمہ اللہ :

❁ امام شعبہ بن حجاج قشیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ .

''سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن تابعی رحمہ اللہ ہر دن رات میں ایک دفعہ مکمل قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔''

(الطبقات الكبرٰى لابن سعد : 364/5، تاريخ دمشق لابن عساكر : 213/20، وسندهٗ صحيحٌ)

⑨ ابو هارون خزاز رازي رحمہ اللہ :

❁ محمد بن خالد، خزاز رحمہ اللہ بارے میں امام ابن ابوحاتم رازی رحمہ اللہ کا بیان ہے:

كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ .

''آپ رحمہ اللہ ایک دن رات میں قرآنِ مجید مکمل کیا کرتے تھے۔''

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 245/7)

⑩ امام عبد الرحمٰن بن مهدي رحمہ اللہ :

❁ امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنُ بْنُ مَهْدِيٍّ يَّخْتِمُ فِي كُلِّ لَيْلَتَيْنِ، كَانَ وِرْدُهٗ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ نِصْفُ الْقُرْآنَ .

''امام عبد الرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ دو راتوں میں قرآنِ کریم مکمل کیا کرتے تھے۔ایک رات میں نصف قرآن پڑھا کرتے تھے۔''

(تاریخ بغداد للخطیب : 247/10، وسندهٗ صحيحٌ)

⑪ امام محمد بن احمد بن ابو عون رحمہ اللہ :

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ اپنے استاذ محمد بن احمد بن ابوعون رحمہ اللہ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں:

وَكَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ مَّرَّتَيْنِ .

''آپ رحمہ اللہ ہر دن رات میں دو مرتبہ قرآنِ کریم مکمل کیا کرتے تھے۔''

(صحيح ابن حبّان : 4622)

⑫ حافظ يحيٰي بن شرف نووي رحمہ اللہ :

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَالِاخْتِيَارُ أَنَّ ذٰلِكَ يَخْتَلِف بِالْأَشْخَاصِ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْفَهْمِ وَتَدْقِيقِ الْفِكْرِ؛ اُسْتُحِبَّ لَهٗ أَنْ يَّقْتَصِرَ عَلَى الْقَدَرِ الَّذِي لَا يَخْتَلُّ بِهِ الْمَقْصُودُ مِنَ التَّدَبُّرِ وَاسْتِخْرَاجِ الْمَعَانِي، وَكَذَا مَنْ كَانَ لَهٗ شُغْلٌ بِالْعِلْمِ أَوْ غَيْرِهٖ مِنْ مُّهِمَّاتِ الدِّينِ وَمَصَالِحِ الْمُسْلِمِينَ الْعَامَّةِ؛ يُسْتَحَبُّ لَهٗ أَنْ يَّقْتَصِرَ مِنْهُ عَلَى الْقَدَرِ الَّذِي لَا يُخِلُّ بِمَا هُوَ فِيهِ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ فَالْأَوْلٰى لَهُ الِاسْتِكْثَارُ مَا أَمْكَنَهٗ مِنْ غَيْرِ خُرُوجٍ إِلَى الْمَلَلِ، وَلَا يَقْرَؤُهٗ هَذْرَمَةً، وَاللّٰهُ أَعْلَم .

''اس سلسلے میں راجح بات یہ ہے کہ تکمیل قرآن کی مدت کا مسئلہ مختلف لوگوں کے لیے مختلف ہے۔جو شخص سمجھ بوجھ اور گہری سوچ رکھنے والا ہے، وہ اتنی

مقدار میں تلاوت کرے کہ تدبر اور استخراج معانی کے مقصد میں خلل واقع نہ ہو۔ اسی طرح جو شخص علمی مصروفیات یا دیگر دینی سرگرمیوں اور عام مسلمانوں کی اصلاح میں مشغول ہے، اس کیلئے مستحب ہے کہ وہ اتنی مقدار میں تلاوت کرے کہ اس کے دیگر امور میں خلل نہ آئے۔ ہاں، جو شخص ایسی مصروفیات میں نہیں ہے، اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ اکتاہٹ کے بغیر جس قدر ممکن ہو سکے، کثرت کے ساتھ قرآنِ مجید کی تلاوت کرے، نیز تیز رفتاری سے قراءت نہ کرے، واللہ اعلم!''

(التبيان في آداب حملة القرآن، ص: 61، فتح الباري شرح صحيح البخاري لابن حجر: 97/9، تفسير ابن كثير: 81/1، 82، بتحقيق عبدالرزاق المهدي)

⑬ علامه عبد الرحمٰن مباركپوري رحمہ اللہ:

❀ شارحِ سنن ترمذی، علامہ محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَلَوْ تَتَبَّعْتَ تَرَاجِمَ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ؛ لَوَجَدْتَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ، فَالظَّاهِرُ أَنَّ هَؤُلَاءِ الْأَعْلَامَ لَمْ يَحْمِلُوا النَّهْيَ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ عَلَى التَّحْرِيمِ.

''اگر آپ ائمہ حدیث کی سیرت کی ورق گردانی کریں گے، تو آپ کو ان میں بہت سے ایسے ائمہ ملیں گے، جو تین دنوں سے پہلے قرآنِ کریم کی قراءت مکمل کرلیا کرتے تھے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ کبار محدثین تین دن سے پہلے قرآنِ کریم کی تکمیل کے بارے میں وارد ہونے والی ممانعت کو تحریمی نہیں سمجھتے تھے۔'' (تحفة الأحوذي: 63/4)

لیکن تکمیل کی جو بھی صورت ہو، آدابِ تلاوت کو ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیے، جیسا کہ امام

ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَالتَّرْتِيلُ فِي الْقِرَاءَةِ أَحَبُّ إِلَى أَهْلِ الْعِلْمِ .

''قراءت میں ترتیل اہل علم کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہے۔''

(سنن الترمذي، تحت الحديث : 2946)